اہل السنّت والجماعت (حنفی)

ہمارا نام اہل السنّت والجماعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رکھا ہوا ہے، حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن کی آیت ”یوم تبیض وجوہ“ کی تفسیر میں فرمایا کہ وہ اہل السنّت والجماعت ہیں (الدر المنشور ص ۶۳ ج ۲) حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے بھی یہی فرمایا کہ جن کے چہرے سفید ہونگے وہ اہل سنت والجماعت ہیں (الدر المنشور ص ۶۳ ج ۲) حضرت امام حسینؓ نے میدان کربلا میں آخری خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حسنؓ حسینؓ جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں اور اہل سنت کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں (تاریخ کامل ابن اثیر ص ۶۲ ج ۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نجات پانے والوں کا پتہ یہ بتایا ”ما انا علیه و اصحابی“ (ترمذی) اور اس کی تشریح خود فرمائی ”ھی الجماعة“ (احمد، ابوداؤد) یعنی نجات پانے والی جماعت میری سنت اور میرے صحابہ کی جماعت کے طریقے پر چلنے والی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آخری دور میں خاص وصیت فرمائی ”علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المهدیین تمسکوا بها وعضوا علیهما بالنوا جذا لحدیث“ (ابوداؤد ص ۲۷۹ ج ۲، ترمذی ص ۳۸۳، ابن ماجہ ص ۵، مسند احمد ص ۲۷ ج ۴، دارمی ص ۲۶، حاکم ص ۹۵ ج ۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی سنت کو لازم پکڑنے کی تاکید فرمائی اور خلفائے راشدین اور ان کی ہدایت پر چلنے والی جماعت کے طریقے کو دانتوں سے مضبوط پکڑنے کا حکم دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے میری سنت سے محبت رکھی اس نے مجھ سے محبت رکھی اور جس نے مجھ سے محبت رکھی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا (ترمذی ص ۳۸۳) اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”فمن رغب عن سنتی فلیس منی“ (متفق علیہ) یعنی جس نے میری سنت سے منہ موڑا وہ میری امت میں سے نہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ”من تمسك بسنتی عند فساد امتی فله اجر مأة شهید“ (رواه البیهقی فی کتاب الزهد له) یعنی جس نے میری سنت کو مضبوطی سے پکڑا جب میری امت میں فساد ظاہر ہو جائیگا اس سنی کو اللہ تعالی سو شہید کا ثواب عطا فرمائیں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی سنت

کو زندہ رکھنے پر بے حساب اجر کا وعدہ فرمایا (ترمذی ص ۳۸۳) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تارک سنت کو لعنتی فرمایا (رواہ البیہقی فی المدخل) اور تارک سنت کو شفاعت سے محروم قرار دیا (ابن عدی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بڑی تاکید کے ساتھ فرمایا ''علیکم بالجماعۃ'' جماعت کو لازم پکڑنا اور جماعت سے نکلنے والے کو شیطان کا لقمہ بتایا اور اس بکری سے تشبیہ دی جو ریوڑ سے نکل کر بھیڑیے کا نوالہ بن جائے (مسند احمد) پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک بالشت بھی جماعت سے باہر نکلا اس نے اسلام کی رسی اپنی گردن سے نکال دی (احمد۔ ابوداؤد) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو جماعت سے نکلا وہ جاہلیت کی موت مرا (متفق علیہ) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو تمہاری جماعت کو توڑنا چاہے اس کو قتل کر دو (مسلم ص ۱۲۸ ج ۲) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا خدا کا ہاتھ جماعت پر ہے جو جماعت سے علیحدہ ہوا اسے الگ کر کے آگ میں جھونک دیا جائے گا (ترمذی) ان سب روایات سے ثابت ہوا کہ اہل سنت والجماعت نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے رکھا ہوا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سنت و جماعت پر قائم رہنے کی سخت تاکیدیں فرمائیں ان سے باہر نکلنے والوں کو لعنتی، واجب القتل اور دوزخ کا ایندھن فرمایا۔ یہ نام ہی باعتبار بیان مذہب صحابہ اور اہل بیت میں شائع و ذائع تھا۔ کسی نجات پانے والے مذہبی فرقہ کا نام اہلِ حدیث نہ قرآن میں آیا ہے اور نہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے قرآن کی کسی ایسی آیت کی تفسیر فرماتے ہوئے جس میں جنتیوں کا ذکر ہو کبھی یہ فرمایا ہے کہ اس سے فرقہ اہلِ حدیث مراد ہے نہ کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ''علیکم بحدیثی'' کے ساتھ کوئی تاکید بیان فرمائی جب تک یہ لوگ قرآن پاک یا حدیث صحیح سے اپنا نام اہلِ حدیث باعتبار نجات پانے والے فرقۂ مذہبی کے ثابت نہ کر دیں ان کو اہل حدیث لکھنے یا پکارنے کا کوئی حق نہیں۔

اہل سنت والجماعت چار دلائل شرعیہ کے قائل ہیں (۱) کتاب اللہ (۲) سنتِ رسول اللہ ان دونوں کو نص کہا جاتا ہے کیونکہ کتاب اللہ صحیفۂ علم ہے اور سنت اس کا نمونۂ عمل (۳) اجماعِ امت (۴) قیاسِ شرعی کیونکہ فقہی مسائل میں بعض مسائل میں صحابہ کا اجماع رہا اور بعض مسائل میں صحابہ میں اختلاف ہوا۔ مسلک اہل سنت والجماعت کو چار ائمہ مجتہدین نے مدون اور مرتب فرمایا۔ جس میں کتاب وسنت اور صحابہ کے اجماعی مسائل کو تو سب ائمہ نے مرتب فرمالیا۔ لیکن جہاں صحابہ میں اختلاف تھا وہاں صحابہ کے مسلک کے ایک ایک پہلو کو محفوظ کر لیا۔ تاکہ نہ تو علمی

طور پر صحابہ کے مسلک کا کوئی پہلو ضائع ہوا اور نہ عملی انتشار پیدا ہو۔ علامہ ابن تیمیہ اہل السنت والجماعت کا معنی بیان فرماتے ہوئے لکھتے ہیں "فان اهل السنة تتضمن النص و الجماعة تتضمن الاجماع فاهل السنة و الجماعة هم المتبعون للنص و الاجماع منهاج السنة" (ص ۲۷۲ ج ۳) یعنی نام اہل سنت میں سے سنت سے مراد نص ہے یعنی کتاب وسنت اور جماعت سے مراد اجماع ہے۔ ائمہ اربعہ کا اتفاق صحابہ کے اتفاق پر مبنی ہے اور ائمہ اربعہ کا اختلاف صحابہ کے اختلاف پر مبنی ہے جن مسائل میں صحابہ اور ائمہ کا اجماع ہے ان سے اختلاف کرنا بھی اجماع سے نکلنا ہے اور جن مسائل میں ائمہ اربعہ میں اختلاف ہے ان میں کوئی نیا اختلاف پیدا کرنا بھی اجماع کے خلاف ہے اس لئے حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی اہل السنت والجماعت ہیں جو ان سے خارج ہے وہ اہل سنت والجماعت نہیں (عقد الجید، طحطاوی، مظہری) یہ اختلاف ایسا ہی ہے جیسے بعض احادیث صحاح ستہ کی سب کتابوں میں ہے ان کو "رواه الجماعة" کہا جاتا ہے بعض کو صرف رواہ بخاری، رواہ مسلم، رواہ ترمذی، رواہ نسائی، رواہ ابوداؤد، رواہ ابن ماجہ کہا جاتا ہے، یا لامذہبوں میں کوئی غرباء اہل حدیث کوئی تنظیم اہل حدیث، کوئی جمعیت اہل حدیث، کوئی شبان اہل حدیث، کوئی سلفی اہل حدیث، کوئی اثری اہل حدیث، کوئی محمدی اہل حدیث لکھتا ہے ان میں اصل نام اہل حدیث ہے باقی امتیازی القاب ہیں، تو ان کا نام نہ قرآن حدیث میں ہے نہ لقب، نہ ان کا نام کامل ہے۔ دعویٰ یہ ہے کہ ہم قرآن حدیث کو مانتے ہیں لیکن نام اہل القرآن والحدیث نہیں صرف اہل حدیث ہے۔ ہمارا نام اہل سنت والجماعت ثابت بھی ہے احادیث سے، حنفی شافعی کہلانا اجماع سے، اور کامل بھی ہے اہل سنت میں کتاب وسنت والجماعت میں اجماع حنفی میں اجتہاد چاروں دلائل کا ذکر کیا گیا ہے۔